شیعہ روافض کی سیدہ ام کلثوم اور اہل بیت کی عورتوں کی بدترین گستاخی

شیعہ روافض اہل بیت کی عورتوں کی توہین کرنے سے بھی باز نہ آئے اور لکھا کہ سیدہ ام کلثوم اور اہل بیت کی عورتوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اپنے گریبان پھاڑ لئے معاذ اللہ گریبان پھاڑنے سے کیا مراد ہوتی ہے اور عورتوں کا گریبان پڑھنے سے ان کے پردہ و حجاب کا جو حال ہوتا ہے اس کو میرے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ کیا سیدہ ام کلثوم اور سادات عورتیں ایسا کر سکتی ہیں؟ اللہ کی قسم رافضی لعنتی جھوٹے ہیں

حضرت ام کلثومؓ

حضرت ام کلثومؓ نے بھی اپنے مقنع کو پھاڑ ڈالا اور آہ زاری کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

"میری یہ مصیبت اس سے بہت عظیم ہے کہ میں اسے اپنے اشعار میں

بیان کرسکوں یا اپنے علم وفکر کے ذریعے اس کا احاطہ کرسکوں۔ اپنے بھائی کی ناگہانی موت کی مصیبت کا کڑوا گھونٹ نگلنا پڑا۔ اس سے پہلے اپنے پڑوسیوں تک کی حفاظت اور نگہداری کرتی تھی۔ آج اس بھائی کو خاک نشین دیکھتی ہوں۔ اگر صبر نہ کروں تو اپنے خیالات میں گھر کر پریشان ہو جاؤں گی۔ ان کی صورت ہر طرف ایسے نظر آتی ہے جیسے ان ہی کا خیال وذکر مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ میں اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کے اندر خوش رہتی تھی۔ کاش یہ قضاوقدر کا فیصلہ ابھی نہ ہوتا۔ ان کا گھوڑا خالی آیا ہے۔ میں اسے خوش آمدید نہیں کہتی۔ اے اللہ! امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لے۔ گھوڑے کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ بہادر شیر کو زمین پر گرا دیا۔ خدا اسے سمجھے"۔

حضرت ام کلثومؓ کے یہ بین سن کر اور خواتین خیموں سے باہر آ گئیں۔ گھوڑا بغیر سوار کے دیکھ کر اپنے منہ کو پیٹنے لگیں اور گریبان چاک کر لیے۔ وہ یوں بین کرتی تھیں۔ "وامحمداہ واعلیاہ واحسناہ" آج محمد مصطفیٰؐ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ آج علیؓ آج فاطمہ زہراؓ دنیا سے گئی ہیں"۔

اس کے بعد جناب ام کلثوم استاروئیں اور اپنی بہن جناب زینب کی طرف دیکھ کر یہ اشعار پڑھے۔ "مشکلات زمانہ نے ہم پر یلغار کی ہے اور اپنے پنجوں سے ہمیں زخم

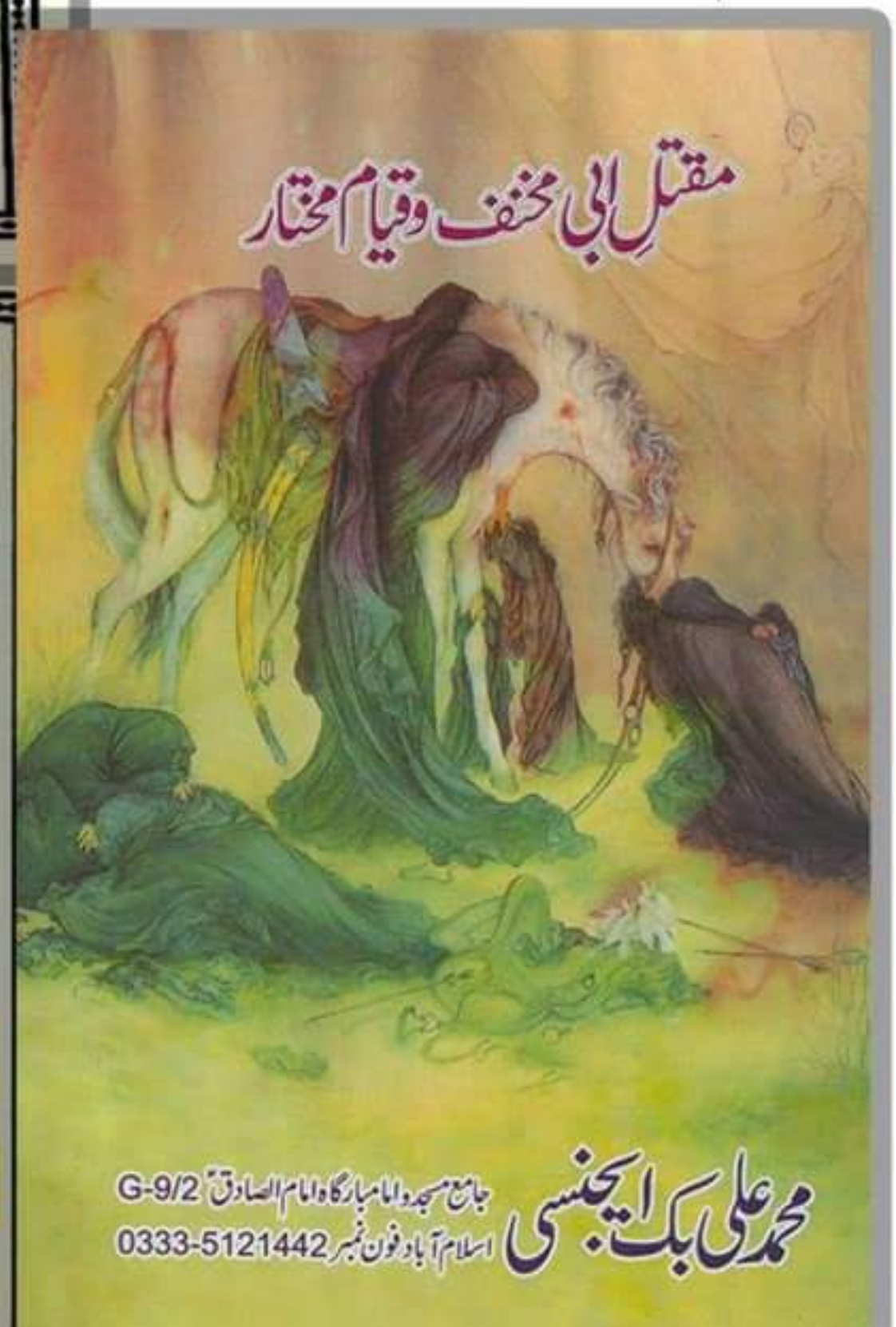

شیعہ روافض کی سیدہ ام کلثوم اور اہل بیت کی عورتوں کی بدترین گستاخی

شیعہ روافض اہل بیت کی عورتوں کی توہین کرنے سے بھی باز نہ آئے اور لکھا کہ سیدہ ام کلثوم اور اہل بیت کی عورتوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اپنے گریبان پھاڑ لئے معاذ اللہ گریبان پھاڑنے سے کیا مراد ہوتی ہے اور عورتوں کا گریبان پڑھنے سے ان کے پردہ و حجاب کا جو حال ہوتا ہے اس کو میرے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ کیا سیدہ ام کلثوم اور سادات عورتیں ایسا کر سکتی ہیں؟ اللہ کی قسم رافضی لعنتی جھوٹے ہیں

حضرت ام کلثومؓ

حضرت ام کلثومؓ نے بھی اپنے مقنع کو پھاڑ ڈالا اور آہ زاری کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

"میری یہ مصیبت اس سے بہت عظیم ہے کہ میں اسے اپنے اشعار میں

بیان کر سکوں یا اپنے علم و فکر کے ذریعے اس کا احاطہ کر سکوں۔ اپنے بھائی کی ناگہانی موت کی مصیبت کا کڑوا گھونٹ نگلنا پڑا۔ اس سے پہلے اپنے پڑوسیوں تک کی حفاظت اور نگہداری کرتی تھی۔ آج اس بھائی کو خاک نشین دیکھتی ہوں۔ اگر صبر نہ کروں تو اپنے خیالات میں گھر کر پریشان ہو جاؤں گی۔ ان کی صورت ہر طرف ایسے نظر آتی ہے جیسے ان ہی کا خیال و ذکر مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ میں اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کے اندر خوش رہتی تھی۔ کاش یہ قضا و قدر کا فیصلہ ابھی نہ ہوتا۔ ان کا گھوڑا خالی آیا ہے۔ میں اسے خوش آمدید نہیں کہتی۔ اے اللہ! امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لے۔ گھوڑے کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ بہادر شیر کو زمین پر گرا دیا۔ خدا اسے سمجھے"۔

حضرت ام کلثومؓ کے یہ بین سن کر اور خواتین خیموں سے باہر آ گئیں۔ گھوڑا بغیر سوار کے دیکھ کر اپنے منہ کو پیٹنے لگیں اور گریبان چاک کر لیے۔ وہ یوں بین کرتی تھیں۔ "وامحمداہ واعلیاہ واحسناہ" آج محمد مصطفیٰ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ آج علیؓ آج فاطمہؓ ہر دنیا سے گئی ہیں"۔

اس کے بعد جناب ام کلثوم اتاروئیں اور اپنی بہن جناب زینب کی طرف دیکھ کر یہ اشعار پڑھے۔ "مشکلات زمانہ نے ہم پر یلغار کی ہے اور اپنے تیروں سے ہمیں نظم

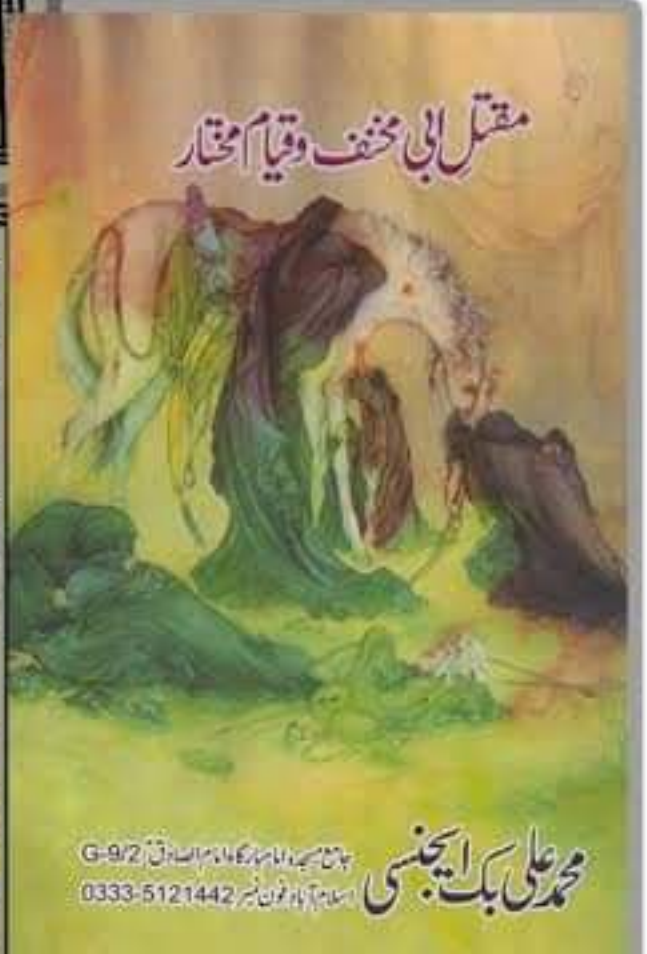

سیدنا علی کا اصحاب رسول کو یاد کرنا اور رافضیوں کو بددعا دینا

جب شیعہ روافض نے جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ غداری کی اور آپ کا ساتھ نہ دیا تو سیدنا علی نے اصحاب رسول ﷺ کو یاد کیا۔

شیعہ روافض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سوائے تین صحابہ کے سب مرتد ہو گئے تھے معاذ اللہ (روضہ الکافی)۔ لیکن یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اصحاب کی تعریف کر رہے ہیں اور ان کو اپنے لشکر سے بہتر کہہ رہے ہیں؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آخر میں روافض کے لئے بددعا کی۔ کیا یہ بددعا قبول نہیں ہو چکی کہ رافضی اپنا خون خود نہیں دھوتے جب ماتم کرتے ہیں؟

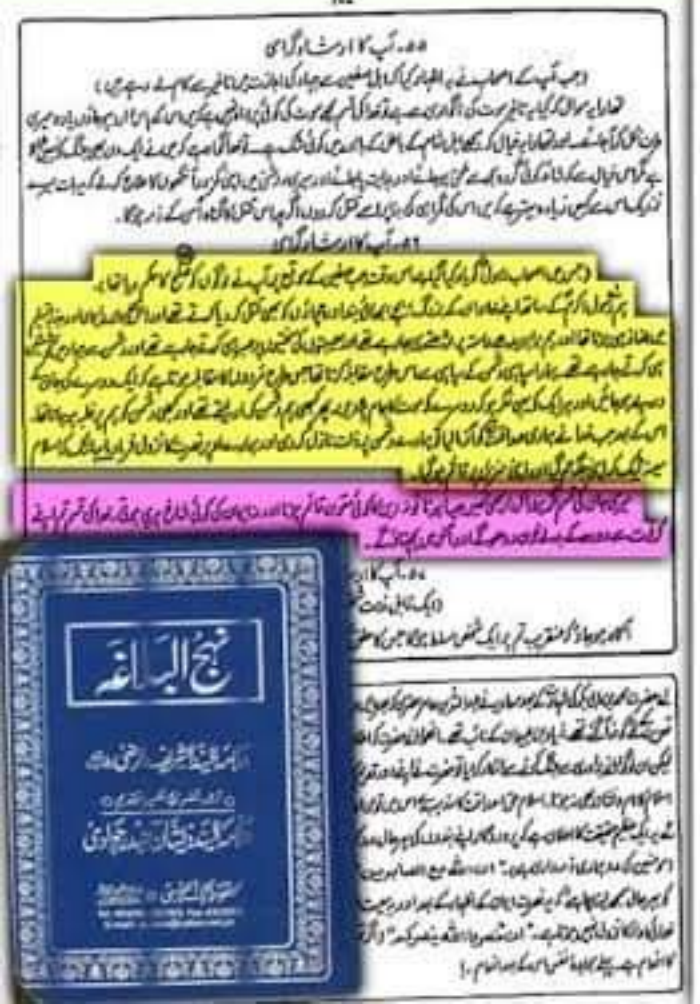

شیعہ روافض کی سیدنا علی کی بدترین گستاخی

شیعہ کے نزدیک سیدنا علی کو اپنی ماں کو طلاق دینے کا اختیار حاصل تھا معاذ اللہ

اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ (سورۃ احزاب۔ آیت ٦)

پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

اللہ کی قسم یہ رافضی بدترین قسم کے نواصب ہیں۔ کیا کسی بیٹے کو اپنی ماں کو طلاق دینے کا اختیار ہوتا ہے؟ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ پر بدترین بہتان اور ان کی بدترین گستاخی ہے۔

جاہل رافضیو! یہ بتاؤ کہ کیا بارھویں امام کو بھی اپنی ماں نرجس کو طلاق دینے کا اختیار تھا؟ اللہ کی لعنت ہو ناصبیوں پر

جنگ جمل و عائشہ

روایت ہے کہ روز جمل عائشہ جس اونٹ پر سوار تھیں اس کا نام عسکر تھا، اس دن اس سے بہت سے عجائبات دیکھے گئے، ان میں سے ایک یہ تھا کہ جب اس کا ایک پیر کاٹ کر جدا کر دیا گیا تو دوسرے پیر پر برابر کھڑا رہا، یہاں تک کہ امیر المومنین نے لوگوں سے کہا اس اونٹ کو ذبح کر دو کیونکہ یہ شیطان ہے۔ محمد ابن ابی بکر اور عمار یاسر نے اس کے اعضاء کو کاٹ ڈالا۔

روایت ہے کہ جنگ کے بعد جناب عمار نے عائشہ سے کہا راہ حق میں اپنے بیٹوں کی شمشیر زنی کو کیسا پایا؟ عائشہ نے کہا:

تمہارا یہ خیال اور تمہاری توجہ غلبہ و کامیابی پانے کے بعد ہوئی کہ اپنے خیال میں تم حق پر ہو؟

عمار نے کہا: میرا خیال اس سے بالاتر ہے، خدا کی قسم! اگر آپ غالب ہوتیں اور ہم یمن کے نخلستانوں تک پیچھے ہٹ جاتے پھر بھی اپنے علم و یقین پر باقی اور ثابت قدم رہتے اور ہر صورت میں معتقد ہیں کہ آپ کا سفر باطل پر ہے اور ہم حق پر ہیں۔

عائشہ نے کہا یہ صرف تمہارا ایک خیال ہے اور تم نے صرف علیؑ کی خوشنودی کیلئے اپنے دین کو چھوڑ دیا ہے۔

امام باقرؑ سے روایت ہے کہ روز جمل عائشہ لوگوں کو برانگیختہ کرنے اور فتنہ انگیزی کرنے میں لگی ہوئیں تھیں اور کجاوہ پر مسلسل تیروں کی بارش ہو رہی تھی تو امیر المومنینؑ نے فرمایا:

میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے کہ رسول خدا کیطرف سے ان کی زوجیت کے رابطہ کو قطع کر کے اس کو طلاق دیدوں، اس وقت بلند آواز میں مجمع سے کہا جس نے بھی رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ: اے علی! میرے بعد میری ازواج کے امور تمہارے ہاتھوں میں ہیں وہ نزدیک آ کر گواہی دے۔

پس کچھ افراد نے اس روایت کے صحت کی گواہی دی جن میں دو شخص اصحاب بدر میں سے تھے جب عائشہ نے یہ ماجرا دیکھا تو اس طرح روئیں کہ دوسروں نے رونے کی آواز سنی۔

اس وقت امیر المومنین ... رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ:

اے علی اضداد

روایت ہے کہ

آپ ان کو شہر بصرہ

وہ فتنہ و فساد

باہر نکلی ہیں۔

محمد ابن اسحاق

علی ابن ابیطالب

خطوط لکھے اور ان

روایت ہے

عائشہ نے پو

عمرو عاص

ہم اس عائشہ سے

وطعن کرتے۔

شیعہ روافض بدترین گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

شیعہ روافض کے نزدیک رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اعلان اس لئے نہیں کرتے تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے اصحاب نے ڈرا رکھا تھا۔ معاذ اللہ

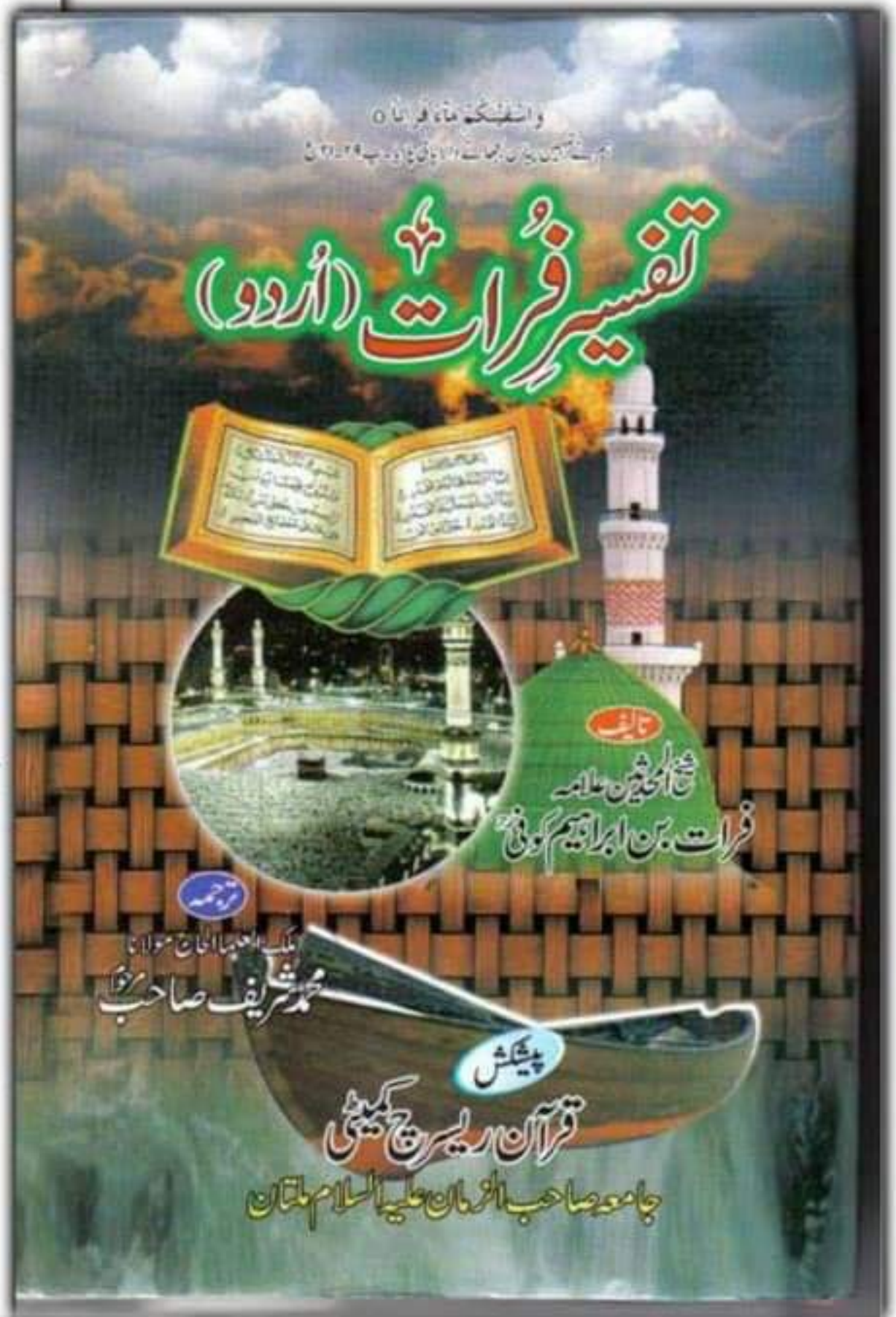

مَن کُنتُ مَولاہُ فَعَلِیٌّ مَولاہُ

"جس کا میں سردار ہوں، علیؑ اُس کے سردار ہیں"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ——

اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی۔

علیؑ کی شان میں نازل ہوئی، یہ آیت خم غدیر کے مقام پر نازل ہوئی جب رسول اللہؐ علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اعلانِ خلافتِ علیؑ کر چکے تھے،

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت ——

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا۔

علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو آپ کے اصحاب نے ڈرا رکھا تھا

خدا نے یہ آیت نازل کی،

یَا اَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ وَاِن لَّم تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

اس کے بعد رسول اللہؐ نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

عبداللہ بن محمدؒ نے کہا ——

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤتُونَ الزَّکٰوۃَ وَھُم رٰکِعُونَ۔

"بس تمہارا ولی اللہ، اس کا رسولؐ اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں"

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سورہ مائدہ کی تلاوت فرما رہے تھے، فرمایا لکھو! میں نے لکھنا شروع کیا جب اِنَّمَا وَلِیُّکُم

حرمت ماتم شعہ کتاب سے

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ بے صبری کیا ہے ؟ فرمایا سب سے بڑی بے صبری یہ ہے کہ آدمی چلائے اور سینے اور چہرے پر تھپڑ مارے اور پیشانی سے بال نوچے اور جس شخص نے نوحہ کیا اس نے صبر ترک کیا اور اسنے خلاف طریقے کو اپنایا اور جس نے صبر کیا اور انا للہ پڑھا اور اللہ کی حمد کی اور اللہ کے کئے ہوئے پر راضی ہوا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہوگیا اور جس نے اس کے خلاف کیا اس کی تقدیر تو پوری ہوگی اور وہ مذموم ہوگا اور اللہ اس کے اجر کو ضائع کر دے گا۔

فروع الکافی - الشیخ الکلینی - ج 3 - الصفحہ 125

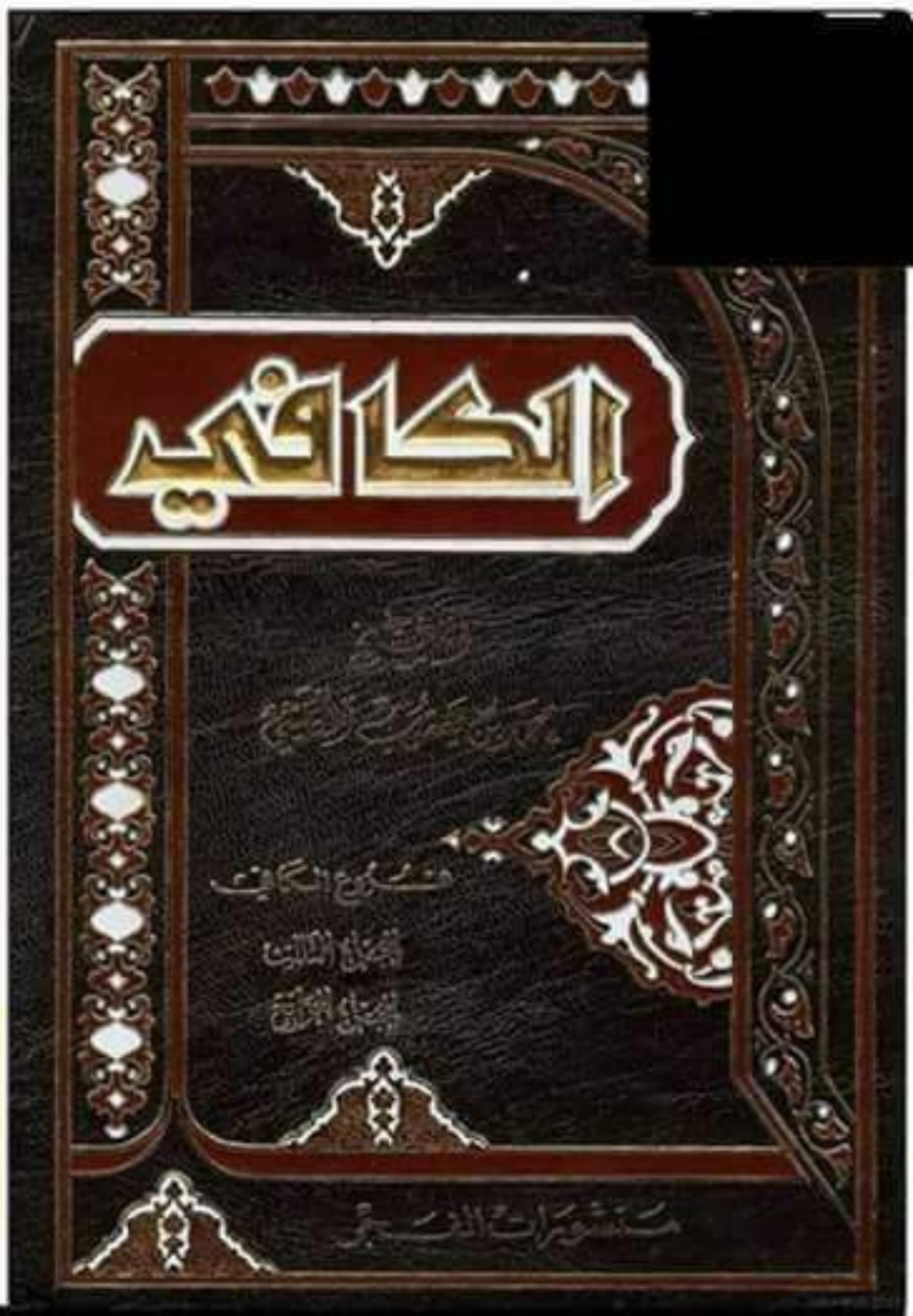

مَتاعُ الْغُرُورِ» إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَزاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفاً مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكاً لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمُصَابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ، هٰذَا آخِرُ وَطَنِي مِنَ الدُّنْيَا. قَالُوا: فَسَمِعْنَا الصَّوْتَ وَلَمْ نَرَ الشَّخْصَ.

٦ - عَنْهُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَبَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله جَاءَتِ التَّعْزِيَةُ أَتَاهُمْ آتٍ يَسْمَعُونَ حِسَّهُ وَلَا يَرَوْنَ شَخْصَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ «كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ» فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكٌ لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

٧ - عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَبَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيهِ قُلْتُ: مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهم السلام.

٨ - عَنْهُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَرْمَنِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله أَتَاهُمْ آتٍ فَوَقَفَ بِبَابِ الْبَيْتِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا آلَ مُحَمَّدٍ «كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ» فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلَفٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَعَزَاءٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَدَرَكٌ لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَعَلَيْهِ فَتَوَكَّلُوا وَبِنَصْرِهِ لَكُمْ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ فَارْضَوْا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. وَلَمْ يَرَوْا أَحَداً فَقَالَ بَعْضُ مَنْ فِي الْبَيْتِ: هٰذَا مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكُمْ لِيُعَزِّيَكُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هٰذَا الْخَضِرُ عليه السلام جَاءَكُمْ يُعَزِّيكُمْ بِنَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وآله.

١٥٣ - باب: الصبر والجزع والاسترجاع

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْجَزَعُ؟ قَالَ: أَشَدُّ الْجَزَعِ الصُّرَاخُ بِالْوَيْلِ وَالْعَوِيلِ وَلَطْمُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ وَجَزُّ الشَّعْرِ مِنَ النَّوَاصِي وَمَنْ أَقَامَ النَّوَاحَةَ فَقَدْ تَرَكَ الصَّبْرَ وَأَخَذَ فِي غَيْرِ طَرِيقِهِ وَمَنْ صَبَرَ وَاسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ وَوَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ جَرَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ ذَمِيمٌ وَأَحْبَطَ اللّٰهُ تَعَالَى أَجْرَهُ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِمِثْلِهِ.

شیعہ کی مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں سخت ترین گستاخی۔

تفسیر قمی کا مصنف لکھتا ہے کہ جو اللہ نے مچھر کی مثال دی ہے اس سے مراد امیر المومنین ہیں اور اس سے بھی فما فوقھا یعنی اس سے بھی کمتر سے مراد رسول اللہ ہیں استغفر اللہ العظیم۔

منشورات مکتبة الهدى

تفسير القمي

لأبي الحسن علي بن إبراهيم القمي

(من أعلام القرن ٣ - ٤)

صححه وعلق عليه وقدم له

سماحة الإمام العلامة

السيد طيب الموسوي الجزائري

الجزء الأول

حقوق الطبع محفوظة

مؤسسة دار الكتاب للطباعة والنشر

قم - ايران

تلفون : ٢٢٥٨

واما قوله (ان الله لايستحيي ان يضرب مثلاما بعوضة فما فوقها فاما الذين آمنوا فيعلمون انه الحق من ربهم واما الذين كفروا فيقولون ماذا اراد الله بهذا مثلا يضل به كثيراً ويهدي به كثيرا) فانه قال الصادق ﷺ ان هذا القول من الله عز وجل رد على من زعم ان الله تبارك وتعالى يضل العباد ثم يعذبهم على ضلالتهم فقال الله عز وجل ان الله لا يستحيي ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها قال وحدثني ابي عن النضر بن سويد عن القسم بن سليمان عن المعلى بن خنيس

عن ابي عبدالله ﷺ ان هذا المثل ضربه الله لأمير المؤمنين ﷺ فالبعوضة امير المؤمنين ﷺ وما فوقها رسول الله ﷺ والدليل على ذلك قوله « فاما

نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی کو ہائے وائے کرنے سے منع کیا۔ (شیعہ مذہب کی مشہور کتاب من لایحضرہ 95)

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

من لایحضرہ الفقیہ

اردو

الشیخ الجلیل الاقدام

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی

مترجم - سید حسن امداد رضا

بمقام الاحصل

پیشکش - سید اشفاق حسین نقوی

ناشر

الکتاب پبلیشرز

آر - ۱۸۹ سیکٹر ۱۱ بی ۲ نارتھ کراچی

کریں اور نماز کے ساتھ کوئی کام نہ کریں۔

(۹۴) ... میں سے کسی کو اپنی بیٹی دینی ہو تو اس کے ساتھ نیکی کرے اور اس کی بیٹی کو اچھا ادب سکھائے اور اس کے ساتھ نرمی کرے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ

شیعہ رافضیوں کی مولا علیؑ کی گستاخی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۳ سوم

بحار الانوار

مُلّا مُحَمَّد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

مُولانا سیّد حسن اِمداد مدظلہ الفاضل

دَر حالات

حَضرت فاطِمۃ الزَّہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بُک ایجنسی

اِمام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵

فون: ۴۲۴۲۸۶

نے ہمیں فاطمہؑ زہرا کی شادی علیؑ کے ساتھ کرنے کا حکم دیا تو میں نے اُن کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ (عیون اخبار الرضا)

• تین اسناد کے ساتھ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ میں نے فاطمہؑ کی شادی (تزویج) علیؑ کے ساتھ کر دی ہے۔ لہٰذا تم بھی ان کے ساتھ (علیؑ کے ساتھ) فاطمہؑ کی تزویج کر دو۔ اور میں نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیدیا ہے کہ ان پر تصدق کے لیے پھل پیدا کرنے کی جگہ موتی، یاقوت اور مرجان پیدا کرے۔ آسمان والے اس شادی سے بیحد خوش ہیں۔

نیز فاطمہؑ زہرا کے بطن سے دو ایسے فرزند پیدا ہوں گے جو جوانانِ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے اُن کی وجہ سے جنت میں رونق آجائے گی۔

اے محمدؐ! تمھیں مبارک ہو، تم اوّلین و آخرین میں سب سے بہتر و افضل ہو۔

⑦ فضائلِ حضرت علیؑ بزبانِ حضرت محمدؐ

تفسیر علی بن ابراہیم قمی میں ہے کہ حضرت فاطمہؑ زہرا سے شادی کا پیغام جس کسی کی طرف سے بھی آتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے بے رُخی برتتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ مایوس ہو کر بیٹھ رہے۔ مگر جب آپؐ نے خود ارادہ کیا کہ فاطمہؑ کی تزویج علیؑ سے کر دیں تو آپؐ نے تنہائی میں خاموشی کے ساتھ اس سلسلے میں جناب فاطمہؑ زہرا سے بات کی۔

جناب فاطمہؑ زہرا نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپؐ کی رائے سب سے اولیٰ ہے لیکن قریش کی عورتیں تو اُن کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اُن کا پیٹ نکلا ہوا ہے، ہاتھ لمبے ہیں، اُن کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں، سر کے اگلے حصے کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں، شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں۔ پھر اُن کے پاس نہ مال ہے نہ دولت و حشمت، بالکل مفلس اور فقیر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بیٹی کیا تمھیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پر پہلی نظرِ انتخاب ڈالی تو سارے عالمین کے مَردوں میں مجھے منتخب فرمایا، پھر دوسری نظرِ انتخاب ڈالی تو عالمین کے مَردوں میں علیؑ کا انتخاب فرمایا، پھر جب تیسری نظرِ انتخاب ڈالی تو عالمین کی عورتوں میں تمھیں منتخب فرمایا۔

اے فاطمہؑ! سنو، جب شبِ معراج مجھے آسمان کی طرف لیجایا گیا تو میں نے صعوہ

رافضی دھرم کی چھترول کر کے جیو،،،،!

طالب دعا مرزا بلال بیگ

خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو برحق نہ سمجھنے والا حضرت علی کے نزدیک

مجمع الفضائل جلد نمبر دوم صفحہ نمبر ۲۰۸ پر لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مجھے رابع آل خلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے

sabeelesakina@gmail.com www.ziarat.com

القیامۃ

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین سے سنا ہلاکت ہو اس کے لیے جو میری معرفت سے جاہل ہو اور میرا حق نہ پہچانے۔ آگاہ ہو میرا حق اللہ کا حق ہے اور اللہ کا حق میرا حق ہے۔

معتزلہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فضیلت علیؑ پر اور امامیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے عصمت اور وجوب اتباع لازم ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے علیؑ کے ساتھ ہونے کو علی الاطلاق بیان فرمایا ہے۔ لہذا تبعیت کا صدور کسی وقت ممکن نہیں۔

(۹)

امیر المومنینؑ کا خلیفہ و امام و وارث ہونا

تفسیر ابو عبیدہ اللہ علی بن الحرب الطائی میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ خلفاء چار ہیں اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (سورہ البقرہ ۲/۳۰) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ (سورہ ص ۳۸/۲۶) ہارون جیسا کہ موسیٰ نے کہا ہے۔ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ (سورہ الاعراف ۷/۱۴۲) علیؑ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی علیؑ) لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی آدم و داؤد و ہارون) وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی اسلام) وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی اہل مکہ) یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی ولایت سے انکار) فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی خدا و رسول کے گناہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو مجھے رابع الخلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت۔ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ روز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہاں ہے اللہ کے خلیفہ اس کی زمین پر داؤد کھڑے ہوں گے آواز آئے گی تم مراد نہیں ہو تب امیر المومنین کھڑے ہوں گے۔ پھر ایک آواز آئے گی اے اہل محشر علی ابن ابی طالب اللہ کے خلیفہ ہیں۔ اس کی زمین پر اور اس کی حجت ہیں اس کے بندوں پر اور دنیا میں جو ان کی نہ سے متعلق رہا آج اس کے نور سے لوگ ضیا پائیں گے۔

کتاب ابوبکر ابن مردویہ اور محمد سمعانی میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ میں خدمت رسول میں حاضر ہوا تو آپ کو گہرے سانس لیتے ہوئے پایا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے فرمایا میری موت کا وقت قریب ہے میں نے کہا پھر کس کو اپنا جانشین بنائیے۔ فرمایا بھلا کس کو میں نے کہا ابوبکر کو خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت نے ایک سرد آہ بھری۔ میں نے عرض کی آقا حضورؐ کا کیا

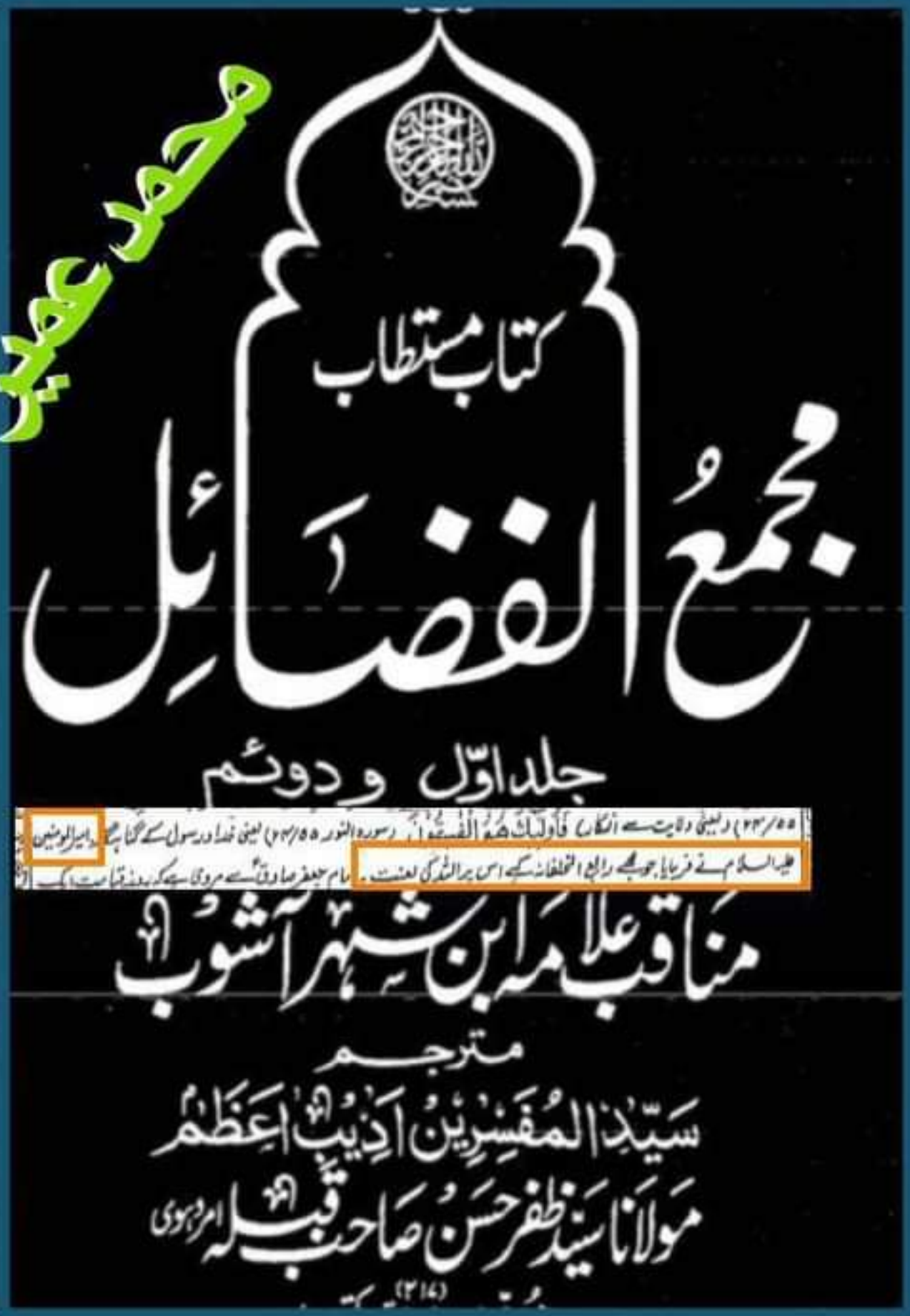

شیعہ روافض سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گستاخ

فاتح خیبر سیدنا علی رضی اللہ عنہ جو شیعہ روافض کے بقول کئی من وزنی دروازہ اکھاڑ دیں لیکن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ ان سے اتنی آسانی سے ہاتھ پکڑ کر بیعت لے لیں؟؟ کیا اللہ کا شیر جو خیبر میں کئی من وزنی دروازہ اکھاڑ سکتا ہے کوئی اس سے اس طرح زبردستی بیعت لے سکتا ہے؟ اللہ کی قسم! روافض سیدنا علی کے بھی گستاخ ہیں

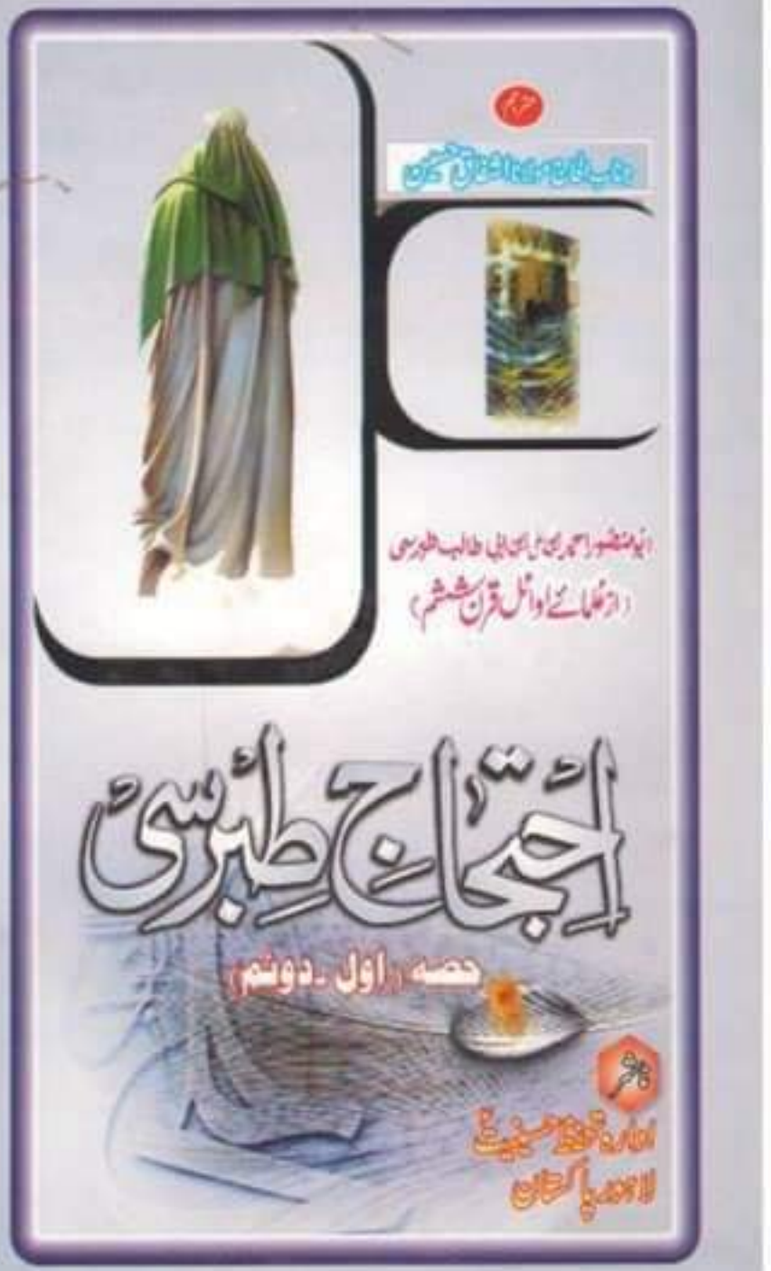

گھر میں خاموش بیٹھ جانا۔

آگاہ ہو جاؤ بخدا قسم! اگر چالیس افراد نے بھی حقیقت وخلوص نیت سے خدا کیلئے میری بیعت کی ہوتی تو ہرگز تا قیامت کوئی بھی ایسا دعویٰ خلافت نہیں کر سکتا تھا، پھر قبر رسول کی جانب رخ کر کے فرمایا:

اے میرے بھائی! آپ کی امت نے مجھے ضعیف وبے یار کر دیا ہے قریب ہے کہ مجھے قتل کر دیں۔

انھوں نے علی کے ہاتھ کو مل کر زبردستی ابو بکر کے ہاتھ پر رکھا، حضرت علی نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اسی عالم میں لوگوں نے شور مچایا، علی نے بیعت کر لی، علی نے بیعت کر لی، ان کے بعد زبیر سے کہا بیعت کرو انھوں نے انکار کیا۔

عمر بن خطاب، خالد ابن، مغیرہ ابن شعبہ اور دوسروں نے ان کو گھیر لیا اور تلوار چھین کر زمین پر رکھ کر توڑ دیا۔ زبیر جمعیت کے سامنے مغلوب ہو گئے خصوصاً عمر انھیں دبائے ہوئے تھے، زبیر نے کہا اے صہاک کے بیٹے اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو ہرگز مجھ پر غلبہ نہیں پا سکتے تھے، زبیر نے بھی بیعت کر لی۔

سلمان کہتے ہیں: انھوں نے پھر مجھے گھیرا اس وقت میری گردن پر تیز وار کر رہے تھے میرے ہاتھوں اور بیروں کو باندھے ہوئے تھے، میری بھی بیعت ہو گئی، پھر مقداد، ابوذر سے زبردستی بیعت لی گئی۔

ہم میں سے زبیر سب سے تیز وتند آدمی تھے، اس کے بعد زبیر نے کہا اے صہاک کے بیٹے! خدا کی قسم سن لے اگر تلوار میرے ہاتھ میں ہوتی تو اس گروہ میں سے کوئی بھی تیری طرفداری ودیاوری نہ کرتا، لیکن نہیں تھا کہ تو مجھ پر فوقیت وتقدم رکھتا کیوں کہ تو ایک بزدل ومضطرب آدمی ہے آج ان کو اپنے اطراف دیکھ رہا ہے تو ان کی طاقت کے مل بوتے پر مجھ پر حملہ کر رہا ہے، عمر اس بات سے غصہ ہوئے اور کہا تم میری ماں کا نام لے رہے ہو؟ زبیر نے کہا کیا صہاک کوئی غیر معروف عورت تھی وہ ایک حبشی کنیز تھی جس سے دو افراد نے زنا کیا تھا اسی سے تمہارا باپ خطاب پیدا ہوا تھا ابو بکر نے اس تذکرہ کو رد کا اور سب خاموش ہو گئے

سلیم ابن قیس کہتے ہیں کہ میں نے سلمان سے پوچھا آپ نے کچھ نہیں کہا جواب دیا ہاں میں نے کہا: اے ابناء الوقت! تمہارے لئے ہلاکت ہے کیا تم جانتے ہو کہ اپنے نقصان وضرر کیلئے تم نے کیسے قدم

اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب علیہا السلام کا خطبہ

حذیم بن شریک اسدی سے روایت کی گئی ہے:

جب حضرت زین العابدین علیہ السلام کو مخدرات عصمت کے ساتھ کوفہ لایا گیا۔ امام مریض تھے اور کوفہ کی عورتیں گریبان چاک رو رہی تھیں اور ان کے ساتھ مرد بھی گریہ کناں تھے۔

امام علیہ السلام نے بہت نحیف و کمزور لہجہ میں کہا: یہ لوگ ہم پر گریہ کر رہے ہیں تو نے ہم کو قتل کیا ہے؟

اس وقت زینب دختر امام علی علیہا السلام نے لوگوں کی جانب خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

حذیم کہتے ہیں میں نے کسی بھی پردہ نشین عورت کو ان سے زیادہ صاحب نطق نہیں دیکھا گویا وہ امام علی علیہ السلام کی زبان سے بات کر رہی تھیں، جب لوگوں سے سکوت کا اشارہ کیا تو لوگوں کی سانسیں رک گئیں اور نفس رک گئے پھر آپ نے حمد و ثنای الٰہی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اور درود کے بعد فرمایا:

امابعد! اے کوفہ کے لوگو، اے دغا باز و دھوکہ باز و بے غیرت! تمہارے اشک خشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ و فریاد کم نہ ہوں، تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم نے قسموں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا، خودستائی و فخر کرتے ہو دشمن دروغ گو، کنیزوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمنوں کی طرح سخن چینی کرنے والو، کوڑے پر اگے ہوئے پودے کی مانند اور قبر پر لگائی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے؟

تم نے اپنے لئے بہت برا تحفہ بھیجا ہے خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے۔

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہئے، زیادہ روؤ کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوؤ گے کہ تم نے خاتم انبیاء کے فرزند ارجمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا، صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

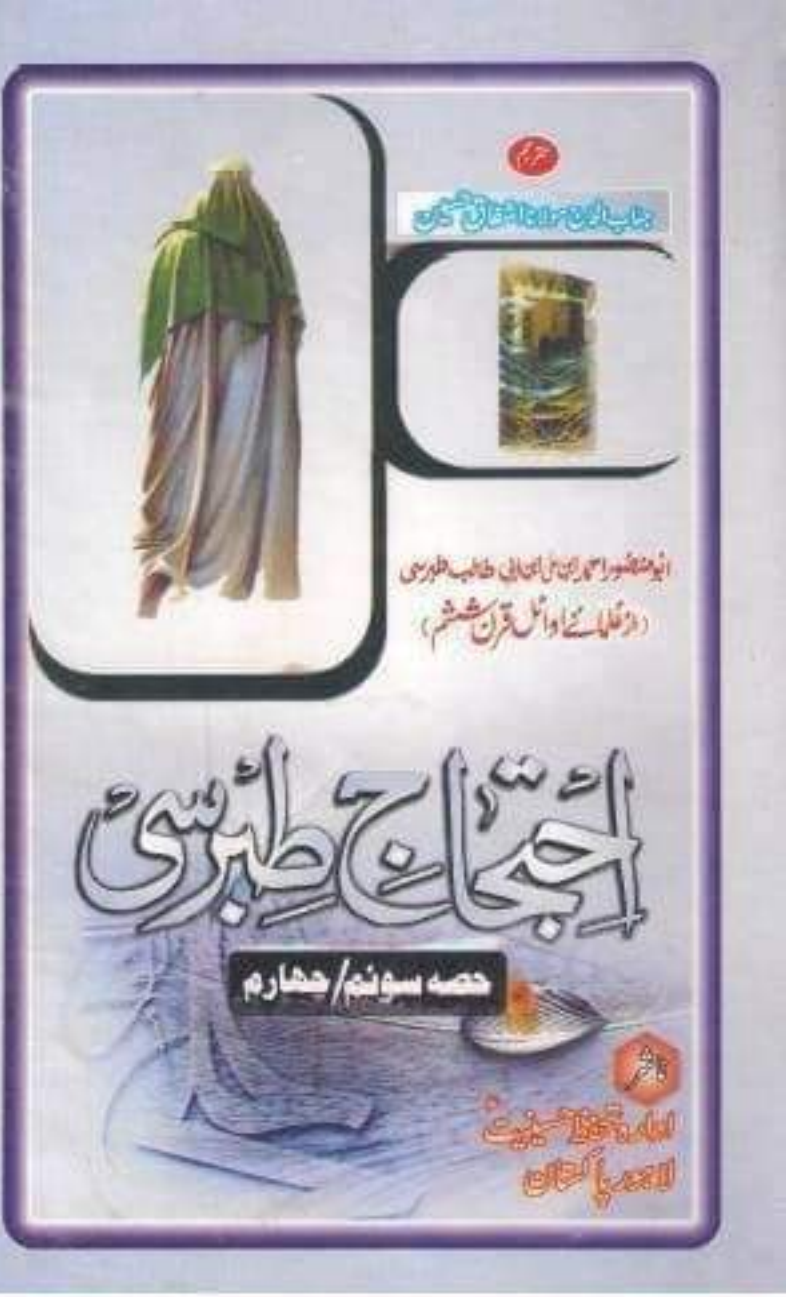

Hazrat Zainab r.a. Ki Bad Dua Shio Rafzio Qatilo Ke Liye...!!!

شیعہ حضرت علیؓ کے بھی گستاخ ہیں

باقر مجلسی کے مطابق حضرت علیؓ گدھا تھے (نعوذ باللہ)

باقرؒ سے روایت ہے کہا: اے جابر! کیا تمھارے پاس ایسا گدھا ہے جو تمھیں مشرق سے مغرب تک صرف ایک دن میں لے جائے؟ جابر نے کہا: نہیں! ابو جعفر آپ پر قربان جاؤں، ایسا گدھا کہاں سے ملے گا؟ باقرؒ نے کہا: وہ امیر المومنین (علی) علیہ السلام ہیں۔ (بحار الانوار ج 25 ص 380)

ضرب الأرض برجله فتحركت فقال: اسكني فلم يأن لك ثم قرأ: يومئذ تحدث أخبارها. (١)

بيان: التامة بالفتح: المرتفع من الأرض، فلم يأن لك، أي ليس هذا وقت زلزلتك العظمى التي أخبر الله عنك فانها في القيامة.

٣١ - قب: شكى أبو هريرة إلى أمير المؤمنين عليه السلام شوق أولاده، فأمره عليه السلام بغض الطرف فلما فتحها كان في المدينة في داره فجلس فيها هنيئة فنظر إلى علي عليه السلام في سطحه وهو يقول: هلم تنصرف وغض طرفه فوجد نفسه في الكوفة، فاستعجب أبو هريرة فقال أمير المؤمنين عليه السلام: إن آصف أورد تختا (٢) من مسافة شهرين بمقدار طرفة عين إلى سليمان، وأنا وصي رسول الله صلى الله عليه وآله. (٣)

بيان: التخت بهذا المعنى عجمي، والذي في اللغة وعاء يصان فيه الثياب.

٣٢ - خص: عبدالله بن عامر بن سعيد عن الربيع عن جعفر بن بشير عن يونس بن يعقوب عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إن رجلا منا أتى قوم موسى في شيء كان بينهم فأصلح بينهم ورجع. (٤)

٣٣ - خص: ابن أبي الخطاب عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل بن جميل عن جابر بن يزيد عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال: يا جابر ألك حمار يسير بك فيبلغ بك من المشرق إلى المغرب في يوم واحد؟ فقلت: جعلت فداك يا أبا جعفر وأنى لي هذا؟ فقال أبو جعفر: ذاك أمير المؤمنين عليه السلام. ألم تسمع قول رسول الله صلى الله عليه وآله في علي عليه السلام: والله لتبلغن الأسباب والله لتركبن السحاب. (٥)

٣٤ - خص: ابن أبي الخطاب عن موسى بن سعدان عن حفص الأبيض التمار

(١) مناقب آل أبي طالب ٢: ١٥١.
(٢) اي عرشا.
(٣) الاختصاص: ٣١٦.
(٥) الاختصاص: ٣١٧.

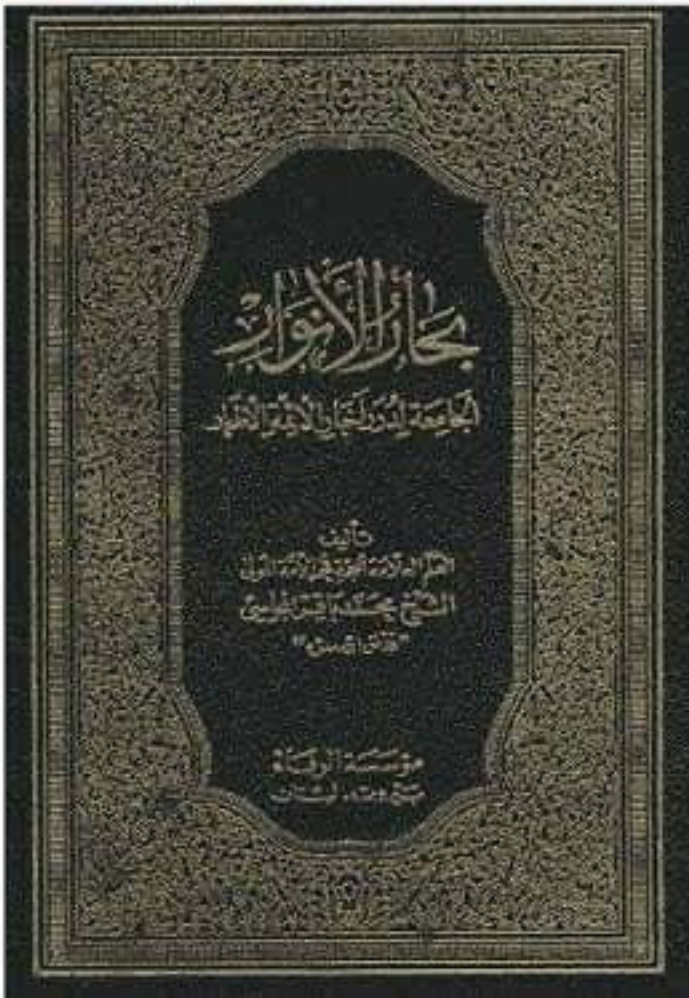

شیعہ روافض کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بدترین گستاخی

حسن عسکری کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عضو تناسل نے ولایت علی کا اعلان کروایا۔ معاذ اللہ

انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے کے اُس وقت لقمہ ان کے لیے بھاری ہوگیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے مُنہ میں جاکر پتھر بن گئے اور ان کو آوازدی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا بعدازاں وہ پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مُبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آوازدی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر اُن میں سے بعض نے دلتنگ ہوکر اس طرح پر دُعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اے خدا اگر یہ وہی حق ہے جو تیری طرف سے ہے تو ہمارے اُوپر آسمان سے پتھر برسایا کوئی عذاب دردناک ہم پر نازل کر اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور یہ آیت بھیجی وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ اور اللہ کو شایاں نہیں ہے کہ ان کو عذاب کرے حالانکہ اے محمدؐ تو ان میں موجود ہو کیونکہ عام بیخ کنی کرنیوالا عذاب اس وقت نازل ہوگا جبکہ تو اُن میں سے نکل جائیگا وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور اللہ اُن کو عذاب نہیں دیتا حالانکہ وہ طلب بخشش کرتے ہوں اور توبہ اور رجوعیت ظاہر کرتے ہوں کیونکہ دنیا میں اُس نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ ظاہری ایمان قبول کرنا کافی ہے اور باطن کی تلاش اور تفتیش کو ترک کرو کیونکہ دنیا فرصت اور مہلت کا گھر ہے اور آخرت جزا کا گھر ہے وہاں کوئی عبادت نہ کرائی جائیگی حضرتؑ نے فرمایا اور اللہ انکو عذاب نہیں کرتا درآنحالیکہ طلب مغفرت کرنے والے لوگ ان میں موجود ہیں کیونکہ یہ لوگ وہ ہیں کہ یا تو ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جنکی بابت خدا کو معلوم ہے کہ وہ عنقریب ایمان لائیں گے یا انکی نسل سے کوئی پاک اولاد پیدا ہوگی اور تیرا پروردگار ان کو ایمان اور اپنا ثواب عطا فرمائیگا اور ان کے کافر باپ دادا کے تن میں کے سبب سے ان کو ایمان و ثواب سے محروم نہ رکھیگا اگر یہ امر مانع نہ ہوتا تو ضرور ان کو ہلاک کر دیتا۔ پس آنحضرتؑ کے قول کا یہی مطلب ہے جو حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ اسی طرح ناصبیوں نے علیؑ کے باب میں احکام خدا کی ناواقفیت کی وجہ سے خدا کی نسبت لغویات اور باطلات کی

پارہ ۹ سورہ الانفال ع ۴

پارہ ۹ سورہ الانفال ع ۴

انتباہ:۔ یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

صفحہ ۵۵۷

آثارِ حیدری

اُردو ترجمہ عربی تفسیر پُرتنویر منسوب بہ

حضرت حُجّۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحبؒ بھرلوی

ناشران

عباس بک ایجنسی

رستم نگر درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ۔۳ یوپی (انڈیا)

فون نمبر 0522-2647590 موبائل 9415102990

E-mail : abbasbookagency@yahoo.com

شیعہ رافضیوں کی مولا علیؑ کی گستاخی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۳ سوم

بحار الانوار

مُلّا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد مدظلہ العالی

وَرحالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون ۴۲۴۲۸۶

نے ہمیں فاطمہؑ زہرا کی شادی علیؑ کے ساتھ کرنے کا حکم دیا تو ہمیں نے اُن کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ (عیون اخبار الرضا)

• تین اسناد کے ساتھ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ میں نے فاطمہؑ کی شادی (تزویج) علیؑ کے ساتھ کر دی ہے۔ لہٰذا تم بھی ان کے ساتھ (علیؑ کے ساتھ) فاطمہؑ کی تزویج کر دو۔ اور میں نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ ان پر تصدق کے لیے پھل پیدا کرنے کی جگہ موتی، یاقوت اور مرجان پیدا کرے۔ آسمان والے اس شادی سے بہت خوش ہیں۔

نیز فاطمہؑ زہرا کے بطن سے دو ایسے فرزند پیدا ہوں گے جو جوانانِ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے اُن کی وجہ سے جنت میں رونق آجائے گی۔

اے محمدؐ! تمھیں مبارک ہو، تم اوّلین و آخرین میں سب سے بہتر و افضل ہو۔

⑦ فضائلِ حضرت علیؑ بزبانِ حضرت محمدؐ

تفسیر علی بن ابراہیم قمی میں ہے کہ حضرت فاطمہؑ زہرا سے شادی کا پیغام جس کسی کی طرف سے بھی آتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے بے رُخی برتتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ مایوس ہو کر بیٹھ رہے۔ مگر جب آپ نے خود ارادہ کیا کہ فاطمہؑ کی تزویج علیؑ سے کر دیں تو آپ نے تنہائی میں خاموشی کے ساتھ اسی سلسلے میں جناب فاطمہؑ زہرا سے بات کی۔

جناب فاطمہؑ زہرا نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ کی نظر سب سے ادنیٰ ہے لیکن قریش کی عورتیں تو اُن کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اُن کا پیٹ نکلا ہوا ہے، ہاتھ لمبے ہیں، اُن کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت جوڑی ہیں، سر کے اگلے حصے کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں، شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں۔ پھر اُن کے پاس نہ مال ہے نہ دولت و حشمت، یا کل مفلس اور فقیر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیٹی کیا تمھیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پر پہلی نظرِ انتخاب ڈالی تو سارے عالمین کے مردوں میں مجھے منتخب فرمایا، پھر دوسری نظرِ انتخاب ڈالی تو عالمین کے مردوں میں علیؑ کا انتخاب فرمایا، پھر جب تیسری نظرِ انتخاب ڈالی تو عالمین کی عورتوں میں تمھیں منتخب فرمایا۔

فاطمہؑ! شبِ جب مجھے آسمان کی طرف لیجایا گیا تو میں نے عزۃ

رافضی دھرم کی چھترول کر کے جیو.....!

طالب دعا مرزا بلال بیگ

شیعوں کی اپنی کتاب میں خانہ کعبہ کی توہین

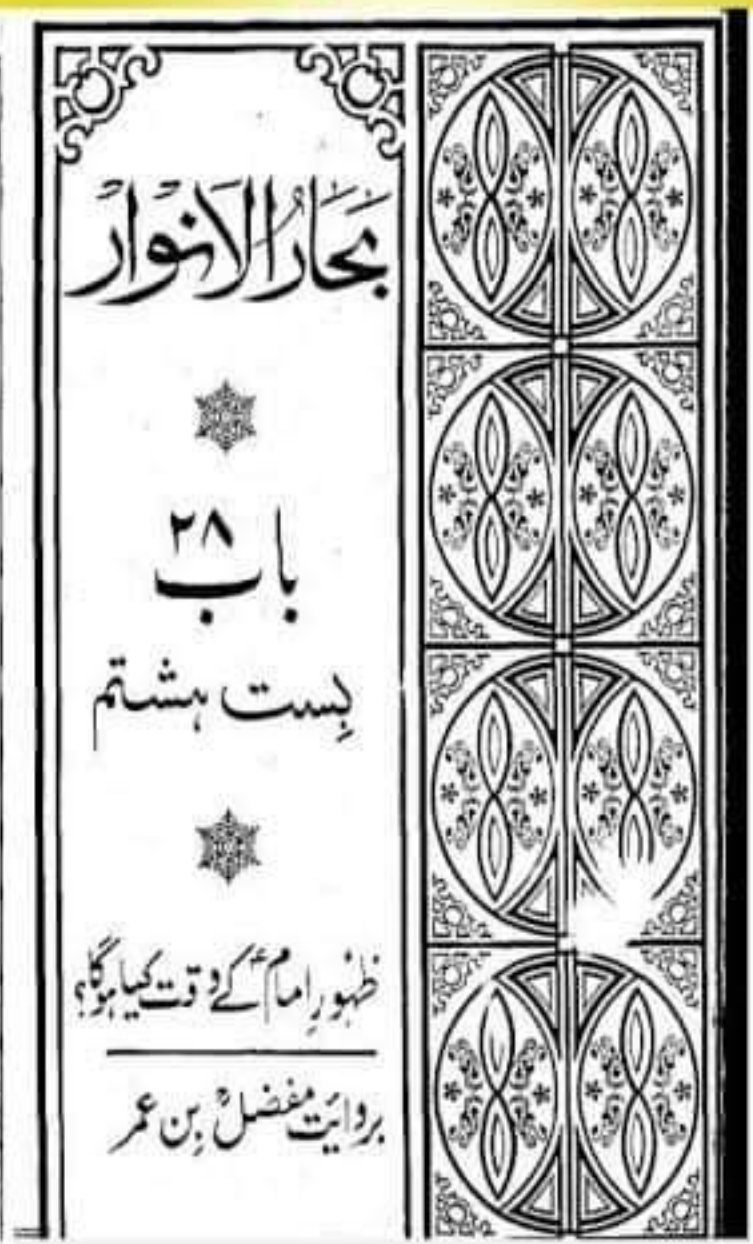
بحار الانوار
باب ۲۸
بست ہشتم
ظہورِ امامؑ کے وقت کیا ہوگا؟
بروایت مفضلؒ بن عمر

موسیٰ منها من الشجرة وانها الربوة التی اویت الیها مریم والمسیح وانها الدالیة التی غسل فیها راس الحسین علیه السلام وفیها غسلت مریم عیسیٰ علیه السلام و اغتسلت من ولادتها وانها خیر بقعة عرج رسول الله منها وقت غیبته ، ولیکونن لشیعتنا فیها خیرة الی ظهور قائمنا علیه السلام "

(ترجمہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم ہر مومن وہاں یا اس کے اطراف میں رہے گا، وہاں ایک گھوڑے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درہم تک پہنچ جائیگی اور اکثر لوگوں کی خواہش ہوگی کہ اگر سبع کی ایک بالشت زمین ایک بالشت سونے پر بھی ملے تو خرید لیں اور سبع ہمدان کے خطوں میں سے ایک خطے کا نام ہے۔ اس وقت کوفہ کی آبادی چوّن میل تک پھیل جائے گی، اس کے مکانات کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کربلا کی عظمت ایسی بڑھا دے گا کہ ہر وقت ملائکہ اور مومنین وہاں آتے جاتے رہیں گے۔ وہاں کی شان عجیب ہی ہوگی، وہاں اتنی برکتوں کا نزول ہوگا کہ اگر کوئی مومن وہاں کھڑا ہو کر اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک دعا کے عوض دنیا کی بادشاہت کے ہزار گنا برابر شے اس کو عطا فرمائے گا۔

کعبہ اور کربلا کی منزلت

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا:

اے مفضل! ایک مرتبہ زمین کے مختلف خطوں نے آپس میں تفاخر کیا چنانچہ کعبۂ بیت الحرام نے سرزمین کربلا کے مقابلہ پر فخر کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی جانب وحی ہوئی کہ اے کعبۂ بیت الحرام! چپ ہو جا، کربلا کے مقابلے میں فخر کی بات نہ کر۔ یہ وہ مبارک سرزمین ہے کہ جس میں موسیٰ کو شجرہ مبارکہ نے آواز دی تھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں مریم اور مسیح نے پناہ لی تھی، یہاں پانی کا وہ گھاٹ ہے جس میں حسینؑ کے سر کو دھویا گیا تھا وہیں مریم نے عیسیٰ کو غسل ولادت دیا تھا اور خود غسل کیا تھا۔ یہ وہی بہترین

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیاہ لباس اہل جہنم اور فرعون کا ہے

(۴۷۱) اور انہوں نے آپ سے سوال کیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اسکے سامنے ابیض اور دیبا رکھی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴۷۲) نیز انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا آدمی کے لئے یہ جائز ہے کہ بری سیڑیوں پر نماز پڑھے آپ نے فرمایا اگر اسکی بطانی زمین سے چپک جاتی ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(۴۷۳) نیز انہوں نے آپ سے ایسی ہوئی گھاس جو خشک ہو کر زمین پر بچھائی ہے اس پر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(۴۷۴) نیز انہوں نے آپ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا کسی شخص کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ نماز پڑھے اور چراغ قبلہ کی طرف اسکے سامنے رکھا ہوا ہو آپ نے فرمایا اس کیلئے یہ جائز نہیں کہ آگ کو سامنے رکھے۔ یہ وہ اصل ہے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے۔

(۴۷۵) لیکن وہ حدیث جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے جس میں آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر ایک شخص نماز پڑھے اور آگ و چراغ اور تصویر اسکے سامنے ہو اس لئے کہ جس وقت کیلئے وہ نماز پڑھ رہا ہے وہ ان چیزوں سے زیادہ قریب ہے جو اس کے سامنے ہیں۔

یہ حدیث تین راویوں سے مروی ہے ان میں تین مجہول ہیں اور اسناد منقطع کے ساتھ اسکی روایت کی ہے حسن بن علی کوفی نے جو ضعیف راوی ہے اس نے روایت کی گئی ہے حسن بن عمرو سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی فرات بن احنف سے انہوں نے حسن بن علی سے کہ یہ فرمایا۔ لیکن اس سے رخصت کا دیا جانا ہے اس لئے کہ اس میں سب ہی بتا دیا ہے حدیث تین راویوں سے نکلی ہے اور مجہول راویوں سے چار شخص ہو گئی ہے اور جب کسی حدیث کے [illegible] کوئی شخص کسی حدیث سے نکلے تو اسکے اعتبار میں خطا نہیں ہو گی جبکہ یہ معلوم ہے کہ اصل نہیں ہے۔ اور اسکا اطلاق رخصت پر ہو گا اور رخصت رخصت ہے۔

(۴۷۶) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سیاہ قوہی میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں نماز نہ پڑھو یہ اہل جہنم کا لباس ہے۔

(۴۷۷) اور امیر المومنین علیہ السلام جب باتوں کی نسبت اصحاب کو روایت کرتے تھے تو یہ بھی فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنا کرو یہ فرعون کا لباس ہے۔

(۴۷۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ و موزہ اور چادر ان تین کے علاوہ اور رنگ تمام سیاہ لباسوں کو مکروہ اور ناپسندیدہ سمجھتے تھے۔

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

من لایحضرہ الفقیہ

اردو

للشیخ الجلیل الاقدام

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

مترجم حسن سید الاجلہ

مدرس الافضل

پیشکش۔ سید اشفاق حسین نقوی

ناشر

الکساء پبلیشرز

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

دفاع سنت رد رافضیت
sunnilibrary.com

حسینؓ نے فرمایا! شیعوں نے ہی ہمارے ساتھ غداری کی

وقال المفيد رحمه الله: فأخرج للناس كتابا فقرأ عليهم فإذا فيه " بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فإنه قد أتانا خبر فظيع: قتل مسلم بن عقيل، وهانئ ابن عروة، وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف، في غير حرج، ليس عليه ذمام، فتفرق الناس عنه، وأخذوا يمينا وشمالا حتى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه من المدينة، ونفر يسير ممن انضموا إليه وإنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون أنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة أهلها، فكره أن يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون.

جب حسینؓ کو مسلم بن عقیل، ہانی ابن عروہ اور عبداللہ بن یقطر کے قتل ہونے کی خبر ملی تو انھوں نے یہ جملے کہے: "ہمارے شیعوں نے ہی ہمیں دھوکا دیا" جو تم لوگوں میں سے چاہے جا سکتا ہے، تو پھر لوگ دائیں اور بائیں بکھرتے گئے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ بچے جو امام حسینؓ کے ساتھ مدینہ سے آئے تھے۔

(1) كتاب الملهوف ص ٦٤ و ٦٥، وفيه " فما بال مروك به الصرء يسحل " ورواه في كشف الغمة ج ٢ ص ٢٠٢.
(2) ذكره السيد في قيس بن مسهر الصداوي راجع المصدر ص 67.

سیدنا عمر کی سیدنا علی رضی اللہ عنہم کے لئے محبت، احترام، اور عزت

طبرسی اپنی ایک من گھڑت روایت میں یہ لکھتا ہے۔۔

عمر بن خطاب (نے حسین سے فرمایا):
اے حسین ابن علی! جو بھی آپ کے باپ کے حق کا انکار کرے اس پر لعنت، لوگوں نے مجھے حکومت تک پہنچایا میں نے قبول کر لیا اگر آپ کے بابا کو حکومت دیتے تو میں ان کی اطاعت کرتا۔ (احتجاج طبرسی اردو۔ حصہ سوئم / چہارم۔ صفحہ 47)۔

اللہ اکبر! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں اپنے سر کا انتہائی احترام تھا۔

امام حسینؑ کا احتجاج امامت کے بارے میں

منقول ہے کہ ایک روز عمر ابن خطاب نے منبر رسول ﷺ پر خطبہ پڑھتے ہوئے کہا کہ میں تمام اہل ایمان کے نفسوں سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں۔ امام حسین مسجد کے ایک گوشہ میں تھے یہ بات سن کر با آواز بلند فرمایا:

اے کاذب! منبر سے نیچے اتر! یہ رسول اللہ ﷺ کا منبر ہے جو میرے جد ہیں، تیرے نہیں۔

عمر نے کہا میری جان کی قسم یہ منبر تمہارے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں، یہ بات آپ کے بابا علی ابن ابی طالبؑ نے آپ کو سکھائی؟

امام حسینؑ: اگر میں نے اپنے بابا کی اطاعت کی ہے میری جان کی قسم! وہ ہادی ہیں اور میں ان کا پیرو ہوں، وہ لوگوں کی گردن پر بیعت کے سبب عہد رسول کا حق رکھتے ہیں۔ جس بیعت کی خاطر جبرئیل خدا کی جانب سے نازل ہوئے جس کا منکر قرآن کا انکار کرنے کے برابر ہوگا۔ تمام لوگوں نے اسے دل سے مانا اور زبانوں سے تردید کی۔ ہم اہل بیت کے حق کے منکرین پر تف ہو، رسول اللہ غیظ و غضب اور شدت جو عذاب کے برابر ہے ان لوگوں سے ملاقات کریں گے۔

عمر ابن خطاب: اے حسین ابن علیؑ! جو بھی آپ کے باپ کے حق کا انکار کرے اس پر لعنت، لوگوں نے مجھے حکومت تک پہنچایا میں نے قبول کر لیا اگر آپ کے بابا کو حکومت دیتے تو میں ان کی اطاعت کرتا۔

امام حسینؑ نے اس سے فرمایا: کبھی لوگوں نے رسول کے بغیر کسی دلیل کے اور آل محمد کی بغیر کسی رضایت کے ابو بکر سے پہلے تم کو اپنا امیر بنایا ہے؟ کیا تیری رضایت رسول ﷺ کی رضایت ہے؟ یا ان کے اہل بیت کی رضا و خوشنودی ان کے غیظ و غضب کا سبب ہے؟ اگر زبان کیلئے گفتگو ہوتی جیسا کہ اس کی تصدیق طویل ہے تو کبھی غلطی سے بھی تو آل محمد کی گردن پر سوار نہ ہوتا اور ان کے منبر پر چڑھ کر ان کے بارے میں نازل شدہ قرآن سے انہیں کے خلاف حکم لگا رہا ہے جبکہ تو نہ اس کتاب کے مشکلات کو جانتا ہے اور نہ اس کی تاویل سے باخبر ہے۔ تیرے